دل کی بات

دینی مدارس میں سرکاری نصاب تعلیم رائج کرنے کا فیصلہ!

منہ پر ہی گرا جس نے بھی مہتاب پہ تھوکا

۱۱ فروری ۱۹۹۸ء کے اخبارات میں سیکریٹری تعلیمی بورڈ لاہور کا ایک بیان شائع ہوا جس کا خلاصہ یہ ہے:

"حکومت نے دینی مدارس میں سرکاری نصاب تعلیم رائج کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے دینی مدارس کے طلباء کو درس نظامی کے ساتھ جنرل ریاضی، جنرل سائنس اور سرکاری نصاب کے مضامین کا امتحان بھی دینا ہوگا۔ یہ امتحانات تعلیمی بورڈ لیں گے۔

حکومت نے یہ فیصلہ مدارس عربیہ سے دہشت گردی کے رجحانات ختم کرنے کے لیے کیا ہے تا کہ دینی طالب علموں کے ذہنوں کو دہشت گردی کے خیالات سے پاک کیا جائے۔"

سیکریٹری بورڈ کا یہ بیان بظاہر تو چند محتاط اور گھسے پٹے روائیتی جملوں پر مشتمل ہے مگر بین السطور میں خبثِ باطن پوری طرح جھلکتا ہے۔ وہ جو کچھ کہنا چاہتے تھے، کہہ گئے ہیں اور جو فسادِ خلق کے خوف سے نہیں کہہ سکے...... میں نے جانا گویا یہ بھی تیرے دل میں ہے۔

قیام پاکستان سے لیکر آج تک انگریز کی ذریت البغایا اسی سازش و کوشش میں ہے کہ یہاں دینی تحریکوں کی بنیادوں کو منہدم کیا جائے اور مراکز کو تباہ کیا جائے۔ چنانچہ پاکستان میں دو نظاموں، دو تہذیبوں اور دو نصابوں کی جنگ گزشتہ پچاس برس سے جاری ہے۔ یہ حق و باطل کا معرکہ ہے۔ کون جیتا، کون ہارا؟ اس کا فیصلہ تو تاریخ کرے گی۔ لیکن ہم اتنا ضرور کہیں گے کہ شکست ہم نے بھی تسلیم نہیں کی اور جہد و یقین کا معرکہ حق تا ایں دم سر گرم ہے۔ سر گرم رہے گا۔ ان شاء اللہ

جہاں تک سرکاری نصاب تعلیم کے بعض مضامین کو دینی مدارس میں رائج کرنے کا تعلق ہے تو یہ معاملہ علماء سے مشاورت کے ذریعہ افہام و تفہیم سے بھی حل ہو سکتا ہے۔ اور ہمیں عصری علوم سے استفادہ کرنے سے انکار بھی نہیں ہے اور بعض مدارس کے منتظمین انفرادی طور پر اس کا تجربہ بھی کر چکے ہیں اور خاطر خواہ نتائج بھی حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن اسی تعلیمی پالیسی کو جبراً دینی مدارس پر ٹھونسنا کسی صورت میں درست نہیں یہ ان کی خود مختاری اور دینی محنت پر ضربِ کاری ہے جس کے نتائج بہر حال خوف ناک ہیں۔